انوار المصابیح

شرح

مشکوٰۃ المصابیح

شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ وتشریح

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی

تحقیق وتخریج ماخوذ از

هداية الرواة

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ

CamScanner

انوار المصابیح
شرح

مشکوۃ المصابیح

شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ و تشریح

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

تحقیق و تخریج ماخوذ از

ھدایۃ الرواۃ

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

مع منتخب تحقیقی افادات
استاذ العلماء فضیلۃ الشیخ
ابو الحسن مبشر احمد ربانی رحمہ اللہ

تحقیق و تخریج مزید
حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ
تلمیذ رشید محدث العصر الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ

maktabah.com

شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

جلد اوّل

انوار المصابیح

شرح

مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ وتشریح

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی

maktabaqudusia.com

تحقیق وتخریج ماخوذ از

هداية الرواة

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

اردو قالب تخریج	تکمیل ترجمہ	عنوانات
حافظ ندیم ظہیر	پروفیسر عدیل الرحمٰن	عمر فاروق قدوسی

مکتبہ قدوسیہ

فہرست مضامین

- خودنوشت مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ ---------- 25
- مقدمہ امام تبریزی رحمہ اللہ ---------- 31
- اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں ---------- 35

بَابُ الْاِیْمَان ...... ایمان کا باب

- اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ ......پہلی فصل ---------- 39
- حدیث جبرائیل ......ایمان کی بنیادی خصوصیات ---------- 39
- اسلام کی بنیاد کن چیزوں پر ہے؟ ---------- 44
- ایمان کی اعلیٰ اور ادنیٰ شاخ ---------- 45
- مسلمان کے اوصاف ---------- 46
- نبی کریم ﷺ سے محبت کی علامت ---------- 47
- ایمان کے بنیادی تقاضے ---------- 49
- مومن کون؟ ---------- 49
- اُخروی نجات نبی کریم ﷺ پر ایمان سے مشروط ہے ---------- 50
- دوہرے اجر کے حق دار خوش نصیب ---------- 50
- کافروں سے جہاد کب کیا جائے گا؟ ---------- 51
- مسلمان کی پہچان ---------- 52
- ایک اعرابی کے سوال جواب ---------- 53
- استقامت فی الدین ---------- 53
- اسلام کیا ہے؟ ---------- 54
- وفد عبدالقیس کو ایمانیات کی تعلیم ---------- 55
- نبی کریم ﷺ کن باتوں پر بیعت لیتے تھے؟ ---------- 56
- عورتوں کو نصیحتیں ---------- 59
- ابن آدم کا اللہ تعالیٰ کو جھٹلانا؟ ---------- 60
- اللہ تعالیٰ اور بندوں کا ایک دوسرے پر حق ---------- 62
- لا الہ الا اللہ کہنے والے کے لیے خوش خبری ---------- 63
- اسلام سابقہ تمام گناہ مٹا دیتا ہے ---------- 67
- اَلْفَصْلُ الثَّانِی ......دوسری فصل ---------- 70
- جنت میں داخلہ دوزخ سے نجات ---------- 70
- دوستی اور دشمنی کا معیار ---------- 72
- مومن کے اوصاف ---------- 72
- اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ ......تیسری فصل ---------- 73
- مومن پر دوزخ کی آگ حرام ہے ---------- 73
- موحد اور مشرک کا انجام ---------- 76
- اہل ایمان کے لیے خوش خبری ---------- 77
- لا الہ الا اللہ جنت کی چابی ---------- 79
- اسلام کی برتری ---------- 80
- نیکی اور برائی کا تقابل ---------- 81
- ایمان کی علامت کیا ہے؟ ---------- 81
- اسلام کے بعض اوصاف ---------- 82

(۱)......بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ
بڑے گناہوں اور نفاق کی نشانیوں کا باب ہے

- اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ ......پہلی فصل ---------- 84
- چند بڑے بڑے گناہ ---------- 85
- برباد کرنے والے سات گناہ ---------- 87
- ارتکاب کبائر کے وقت ایمان کا خروج ---------- 87
- منافق کی علامات ---------- 88
- اَلْفَصْلُ الثَّانِی ......دوسری فصل ---------- 89
- یہودیوں کا نبی کریم ﷺ سے سوالات کرنا ---------- 89
- ایمان کی بنیاد ---------- 93
- اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ ...... تیسری فصل ---------- 93
- رسول اللہ ﷺ کی دس باتوں کی وصیت ---------- 93

(۲)......بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ
وسوسہ کے بارے میں باب ہے

- اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ ...... پہلی فصل ---------- 95

maktabaquddusia.com

CamScanner

(۵)......بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ ...... پہلی فصل ---------------- 146
❀ بدعت کارد ---------------------------- 146
❀ بدعت گمراہی ہے ---------------------- 146
❀ تین بد بخت لوگ ---------------------- 147
❀ جنت میں جانے سے انکار کرنے والا ---------- 148
❀ رسول کریم ﷺ کی ایک مثال -------------- 148
❀ اس کا نام اسلام ہے -------------------- 149
❀ دنیاوی اُمور میں نبی کریم ﷺ کے مشورے کی شرعی حیثیت ---------------------------- 151
❀ نبی کریم ﷺ کی مثال -------------------- 151
❀ گمراہ اور کج فکروں کی ایک علامت ---------- 154
❀ نبی رحمت ﷺ کی ناراضی کا ایک منظر -------- 155
❀ سب سے بڑا مجرم کون؟ ------------------ 155
❀ جھوٹی حدیثیں بیان کرنے والے ------------ 156
❀ اسرائیلیات کی تصدیق یا تکذیب کی ممانعت ------ 157
❀ جھوٹے انسان کی علامت ------------------ 158
❀ ہر نبی کے لیے حواری ہوتے ہیں ------------ 158
❀ نیکی اور برائی کے بارے میں ایک ضابطہ -------- 159
❀ اسلام کا وصف -------------------------- 159
❀ ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا -------------- 160
اَلْفَصْلُ الثَّانِی ...... دوسری فصل ---------------- 160
❀ نبی کریم ﷺ کے خواب میں فرشتے کا آنا -------- 160
❀ دنیاوی کروفر کے زعم میں انکارِ حدیث کرنے والے - 161
❀ وصیت نبوی ﷺ -------------------------- 163
❀ صراطِ مستقیم ---------------------------- 164
❀ ایمان کی نشانی -------------------------- 164
❀ سنت زندہ کرنے کا ثواب ------------------ 164
❀ اُمت مسلمہ کی زبوں حالی ---------------- 165
❀ بدعتی لوگوں کی کیفیت -------------------- 170
❀ جماعت کی اہمیت ------------------------ 171
❀ رسول اللہ ﷺ کی وصیت ------------------ 171
❀ جھگڑا کس قدر بُری چیز ہے ---------------- 173
❀ رہبانیت کی مذمت ------------------------ 173
❀ رسول اللہ ﷺ کی نصیحت ------------------ 175
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ ...... تیسری فصل ---------------- 175
❀ مسلمان جماعت سے دُوری کے مفاسد ---------- 175
❀ رسول اللہ ﷺ کے بعد ہدایت کے لیے دو چیزیں -- 175
❀ بدعت کی نحوست ------------------------ 176
❀ قرآن کریم کی پیروی کا اجر وثواب ------------ 177
❀ صراطِ مستقیم کی مثال -------------------- 177
❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تورات کا مطالعہ کرنا ---------- 178
❀ کلام نبوی ﷺ ---------------------------- 179
❀ فرائض کو ضائع نہ کرو -------------------- 179

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت کے بیان میں یہ کتاب ہے

❀ دعوتِ دین کی اہمیت ---------------------- 181
❀ جھوٹی روایت بیان کرنے والا ---------------- 182
❀ دین کی فقاہت -------------------------- 182
❀ سلیم الفطرت لوگ ------------------------ 182
❀ رشک کی جائز صورت ---------------------- 183
❀ مرنے کے بعد ثواب کا سلسلہ ---------------- 183
❀ مسلمان کے لیے خوش خبری ---------------- 184
❀ ریا کاری کی ہلاکتیں ---------------------- 185
❀ علماء کے اُٹھنے سے بربادی ہوگی -------------- 186
❀ روزانہ وعظ ونصیحت سے گریز ---------------- 186
❀ کارِ خیر کی طرف رہنمائی کرنے والے کے لیے اجر و ثواب ---------------------------------- 187
اَلْفَصْلُ الثَّانِی ...... دوسری فصل ---------------- 189
❀ اہل علم کی فضیلت ---------------------- 189
❀ حصولِ علم سے مومن کا جی نہیں بھرتا ------------ 193

maktabaquddusia.com

CamScanner

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں رسول ہدایت و رشد ﷺ کی حدیث کی نشر و اشاعت کے لیے منتخب کر لیا۔ الحمد للہ اس سے پہلے مکتبہ قدوسیہ نے حضرت مولانا محمد داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ کی شرح صحیح بخاری نہایت محنت و مشقت سے شائع کی تھی۔ مختلف اجزاء میں بے ترتیب بکھرا ہوا مواد جمع کیا۔ مقدمۃ البخاری ڈیڑھ سو صفحات میں برادرم عمر فاروق قدوسی نے جمع کیا۔ اسی طرح محنت شاقہ سے حدیثِ شریف کی سب سے اہم کتاب زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی۔ جبکہ اس کے علاوہ احادیث کی کچھ اور کتب بھی اعلیٰ معیار پر شائع کرنے کا موقع ملا۔ جن میں اللؤلؤ و المرجان، سلسلۂ احادیث صحیحہ، بھجۃ الناظرین شرح ریاض الصالحین، سنن ابی داؤد نمایاں ہیں۔

۱۸ سال پہلے جب میں نے تیس حصوں میں بکھری ہوئی پرانی کتابت شدہ صحیح بخاری کو جدید انداز میں شائع کرنے کا کام شروع کروایا اور تصحیح اور نظر ثانی کے مراحل سے گزر رہا تھا، انہی دنوں، مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ کی انوار المصابیح شرح مشکاۃ المصابیح میری نظر سے گزری۔ اسی وقت میں نے اس کو شائع کرنے کا ارادہ باندھ لیا اور اس پر عمل بھی شروع کر دیا۔ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ اس کتاب کو الگ الگ پاروں کی صورت میں شائع کر رہے تھے۔ جیسے ہی ایک پارہ مکمل ہوتا شائع کر دیتے۔ گیارہ پارے شائع ہوئے تھے کہ اللہ رب العزت کا بلاوا آ گیا اور یہ کام نامکمل رہ گیا۔ اس کی تکمیل کا مرحلہ بھی درپیش تھا۔ یہ مرحلہ بہت نفیس دوست پروفیسر عدیل الرحمٰن نے اپنی محبت اور محنت سے آسان کر دیا۔ کچھ حصے پر فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی نے تخریج و نظر ثانی کا کام کیا۔ میں نے شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تین جلد میں شائع شدہ مشکوۃ المصابیح کی تحقیق کو بھی اس نسخہ پر اردو قالب میں نقل کروا لیا۔

اس ساری محنتِ شاقہ کے بعد یہ سارا کام میری بے ربط سی مشغولیت کے سبب طاق نسیاں ہو گیا۔ گاہے دل پر بوجھ پڑتا کہ یہ کتاب شائع ہونی چاہیے تھی اور پھر دوسرے کاموں میں الجھ جاتا۔ اس دوران حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب "ھدایۃ الرواۃ بتخریج احادیث مشکوۃ" شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو گئی۔ میرے بہت پیارے بھائیوں کی طرح عزیز دوست نصیر احمد کاشف نے تجویز پیش کی کہ کیوں نہ انوار المصابیح کا نسخہ اس کے مطابق کریں اور ہم، کہ جن کے لیے ایسے کٹھن فیصلے کبھی مشکل نہ رہے۔ جھٹ پرانا کام، کہ جس پر کثیر سرمایہ اور وقت صرف ہوا تھا، حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا۔ ان سے عرض کیا آپ ہی کیجیے۔ انہوں نے جناب حافظ ندیم ظہیر سے تمام کام بہت جلد مکمل کروا کر اردو

خود نوشت

(مولانا) عبدالسلام بستوی مترجم مشکوٰۃ شریف

منظور ہے گذارش احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

عبدالسلام بن شیخ یادعلی بن شیخ خدا بخش بن شیخ ظہور احمد رحمہم اللہ اجداد کرام فیض آباد کے باشندے تھے۔ غدر ۱۸۵۷ء میں فیض آباد کو خیر باد کہہ کر ضلع بستی کے موضع بشن پور علاقہ سوہانس تحصیل نوگڑہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ صاحب الترجمہ کی ولادت غالباً ۱۳۲۷ھ میں بشن پور میں ہوئی۔ بغدادی قاعدہ پڑھنے کے بعد ریاست نیپال کے موضع محشر گئے۔ اور سیدنا مولانا شمس الحق صاحب سے قرآن مجید ختم کر کے گھر آئے اور والدین کے ساتھ کلکتہ مٹیا برج گئے۔ یہاں پہنچنے کے پندرہ دن کے بعد والد مرحوم کا سایہ عاطفت اٹھ گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) سوائے والدہ محترمہ کے اور کوئی تربیت کرنے والا نہیں تھا۔ اس وقت دس (۱۰) برس کی عمر ہوگی۔ بسر اوقات کے لیے میل کی نماز مت کرلی۔ دن بھر کام کرتا اور رات کو محلّہ والوں سے اردو پڑھتا رہتا۔

ڈیڑھ سال تک یہی کیفیت رہی اور دینیات کی اس طرح تعلیم حاصل کرنے کے بعد بستی وطن مالوف کی طرف مراجعت کی۔ مدرسہ مفتاح العلوم بہت پورہ میں داخل ہو کر حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب نیپالی سے فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ ایک سال کے بعد موضع پڑریا ریاست نیپال حضرت مولانا عبدالمجید مرحوم کی خدمت میں رہ کر گلستان، بوستان اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ ایک سال کے بعد دہلی آیا اور مدرسہ حمیدیہ صدر بازار منڈی پان میں داخل ہوا۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی کے تاسیس کا یہ پہلا سال تھا۔ اس کے سالانہ اجلاس میں شریک رہا دہلی ۶ ماہ قیام کے بعد سہارنپور مظاہر العلوم میں آیا۔ اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ مؤلف بذل المجہود شرح ابی داؤد کی خدمت میں رہنے لگا۔ حضرت مولانا مرحوم لفظ ''حضرت'' سے یاد کیے جاتے تھے۔ حضرت کے دست مبارک پر بیعت کی حضرت بہت محبت وشفقت سے پیش آتے۔ گاہے بگاہے صرف کے صیغے بھی دریافت فرماتے۔ ایک سال تک آپ نے اپنے ہی پاس رکھا اور حضرت مولانا مسعود احمد صاحب کے پاس اسباق مقرر فرما دیے۔ رفقاء درس میں مولانا رحمت اللہ صاحب خیرادی اور مولانا عبدالرحیم صاحب حسن پوری وغیرہ بھی تھے۔ مولانا مسعود احمد صاحب سے از سرنو عربی کی ابتدائی کتابیں میزان منشعب، نحو میر، صرف میر، پنج گنج، شرح مأتہ عامل وغیرہ اور مولانا عبدالمجید صاحب سے گلستان، بوستاں، اخلاق محسنی، احسن القواعد وغیرہ پڑھیں۔ دوسرے سال حضرت نے باقاعدہ مدرسہ مظاہر العلوم میں داخلہ کرا دیا۔ اور مدرسہ کے نصاب کے مطابق تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی، مولانا محمد صدیق صاحب سے کافیہ شرح تہذیب وغیرہ اور بعض اساتذہ سے جن کا نام گرامی اس وقت یاد نہیں آرہا ہے قدوری، شرح وقایہ، نور الایضاح، اصول الشاشی وغیرہ، قطبی، میر قطبی اور ملاحسن۔ اور مولانا اخلاق احمد صاحب سے نور الانوار، اور مولانا عبدالشکور صاحب ولایتی سے ہدایہ اولین، مختصر المعانی، ملاحسن اور مولانا ظہور الحسن صاحب سے شرح جامی، مولانا زکریا صاحب قدوسی سے کنز الدقائق وغیرہ پڑھیں۔ غرض پانچ سال تک مسلسل مظاہر العلوم میں رہ کر مذکورہ بالا کتابیں پڑھیں۔ نحو، صرف، فقہ، اصول فقہ، منطق کی اکثر کتابوں کے پڑھنے کے بعد حدیث پڑھنے کا جب وقت آیا تو غور وفکر کے بعد مدرسہ رحمانیہ دہلی آنا مناسب سمجھا۔ چنانچہ رمضان ہی میں دہلی آ گیا اور رمضانی تعطیل کی وجہ سے عارضی طور پر مدرسہ زبیدیہ نواب گنج میں رہا۔ رمضان کے بعد

maktabaquddusia.com
CamScanner

الحسین بن المبارک زبیدی نے اور شیخ عبدالاوّل نے اوران کو اجازت دی شیخ ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد الداؤدی نے، ان کو اجازت دی ابومحمد عبداللہ بن احمد بن حمویہ الحموی السرخسی نے، اور ان کو اجازت دی ابوعبداللہ بن یوسف الفربری نے اور ان کو اجازت دی سید المحدثین امام ابی عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے۔

باقی سندیں المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف اور مقدمہ غایۃ المقصود عحالہ نافعہ اور الارشاد الی مہمات الاسناد، کتاب الامم لایقاظ الہمم اور اتحاف الاکابر میں ملاحظہ فرمائیں اور ہم نے کشف الملہم میں سلسلے کی سند تحریر کر دی ہے، ان سندوں کو ''ان الاسانید انساب الکتب'' کے طور پر ذکر کر دیا ہے تاکہ خاکسار راقم الحروف کو بھی اپنے اسلاف کے سلک مروارید میں منسلک ہونے کا شرف حاصل رہے۔

گرچہ از نیکاں نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام
در ریاض آفرینش رشتۂ گلدستہ ام
فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیہ گل بود بس است
اولٰئك اٰباءی فجئنی بمثلھم
اذا جمعتنا یاجر المجامع

۱۳۴۹ھ شوال کے مہینہ میں مدرسہ دارالحدیث والقرآن المشہور بمدرسہ حاجی علی جان چاندنی چوک دہلی میں بسعی مشکور سیدنا مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث رحمانیہ اور سیدنا مولانا ظہیر مرزا صاحب نواب لوہارو۔ سیدنا الحاج مولانا عبدالغفار صاحب آف حاجی علی جان درس حدیث کے لیے بیٹھے۔ بحمد اللہ ۱۶ سال تک برابر درس حدیث دیتے رہے۔

نکاح:

۱۳۵۰ھ میں شیخ قربان علی صاحب ساکن بھٹ پڑا۔ ڈاک خانہ لوٹن ضلع بستی کی دختر نیک اختر ام سلمہ شاہ بانو سے شادی ہوئی۔ اور ۱۳۵۴ھ میں حاجی محمد یعقوب علی صاحب ساکن پڑریا ریاست نیپال کی صاحب زادی ام محمودہ بتول سے نکاح ہوا۔ بحمد اللہ یہ دونوں رفیقہ بقید حیات موجود ہیں اور دونوں سے حسب ذیل اولادیں ہیں۔

اولاد:

پہلی خاتون سے عبدالرشید، عبدالحلیم ثانی، عبدالعزیز، عبدالمنان، آمنہ بقید حیات موجود ہیں اور عبدالحلیم اوّل ایک ماہ اور عبدالعظیم دو سال زندہ رہ کر داغ مفارقت دے کر خدا کو پیارے ہوگئے۔ اور دوسری خاتون سے عبدالحی، عبدالحنان، محمودہ، مسعودہ موجود ہیں۔ اور عبدالصمد ۲۵ روز اور حمیدہ دو سال زندہ رہ کر ذخیرہ آخرت ہوگئے۔

تقسیم ملک کی ناگہانی آفت:

۱۳۶۶ھ تک مدرسہ حاجی علی جان میں درس حدیث کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر ۱۳۶۶ھ میں قیامت خیز حادثہ سے وطن مالوف جانا پڑا، جس کی مختصر تفصیل یہ ہے:

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان آزاد ہوا۔ تقریباً سو سال کے بعد غلامی کے پنجرے سے نکلے تو اس کی خوشی میں اپنے بھائیوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ آزادی کی شراب پی کر ایسے مست ہوئے کہ آپے سے باہر ہوگئے۔ آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔ جو چیزیں غیروں

makabaquudusia.com
CamScanner